باب۔ ۱۲

تراویح

قرآن: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔

بے شک یہ ذکرِ عظیم ہم نے ہی اتارا ہے، اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے،(الحجر:۹)۔

حدیث: ارشادِ نبویؐ ہے "جو شخص رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں"۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔(صحیح بخاری:۱۸۸۴)۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔۔۔(اسی حدیث میں) عبد الرحمٰن بن عبد القاریؒ روایت کرتے ہیں کہ (یہ خلافتِ عمرؓ کا دور تھا اور) میں اور حضرت عمرؓ رمضان کی ایک رات مسجد نبویؐ پہنچے تو ہم نے کافی لوگوں کو نماز میں مصروف پایا، لیکن وہ سب الگ الگ پڑھ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ نے فرمایا، "میرا خیال ہے کہ میں ان سب کو ایک قاری پر متفق کروں تو زیادہ بہتر ہو گا"۔ پھر انھوں نے ابی کعبؓ کو اس کام کے لیے مقرر کر دیا۔ دوسری رات ہم پہنچے تو دیکھا سب ابی کعبؓ کی امامت میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ ہمیں یہ دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ حضرت عمرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ "یہ (تراویح) اچھی بدعت ہے"۔ راویان: ابو ہریرہؓ، حمید بن عبد الرحمٰنؒ۔(صحیح بخاری:۱۸۸۵)۔

ایک رمضان کی رات کو حضورؐ مسجد پہنچے اور نماز پڑھی۔ آپؐ کے پیچھے موجود لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ صبح کو اس کا چرچا ہوا۔ دوسری رات بھی آنحضرتؐ نے نماز پڑھی اور لوگ اس سے زیادہ جمع ہوئے۔ پھر تیسری رات اس سے زیادہ لوگ پہنچ گئے۔ اور چوتھی رات کو تو مسجد میں جگہ تنگ پڑ گئی۔ صبح فجر کی نماز کے بعد آپؐ نے لوگوں سے خطاب فرمایا، "مجھ سے تم لوگوں کی موجودگی پوشیدہ نہیں تھی، لیکن مجھے خوف ہوا کہ کہیں تم پر یہ فرض نہ ہو جائے اور تم اس کے ادا کرنے سے عاجز آجاؤ۔ لیکن آپؐ کی حیات تک اس کا معمول قائم رہا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔(صحیح بخاری: ۱۸۸۶)۔

[نوٹ: اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تراویح کی ابتدا رسول معظمؐ نے خود قائم فرمادی تھی۔۔ مرتب]۔

اہم فقہی پہلو:

فرض:

(۱) نماز تراویح کے لیے قرآن میں کہیں حکم موجود نہیں، لہٰذا یہ فرض نہیں۔

واجب:

(۱) نماز تراویح کے لیے نبی کریمؐ نے بھی کبھی حکم نہیں فرمایا، لہٰذا یہ واجب بھی نہیں۔

سنت:

(۱) تراویح رسول مکرمؐ کی سنت ہے، (۲) کچھ فقہا نے اسے سنت مؤکدہ قرار دیا تو کچھ نے اسے سنتِ کفایہ کا درجہ دیا، (۳) یہ دوگانہ نماز ہے، (۴) یہ ماہِ رمضان میں نمازِ عشاء کے بعد اور وتر سے پہلے پڑھی جانے والی نماز ہے۔

مستحب:

(۱) تراویح کا مسجد میں جماعت سے پڑھنا، (۲) ہر چار رکعت کے بعد بیٹھنا، (۳) اس وقفہ میں خصوصی تسبیح پڑھنا، (۴) رمضان کے پورے ماہ میں نمازِ تراویح کے قیام میں امام کا مکمل ایک قرآن پڑھنا۔

متفرق:

(۱) دو سلام کے ساتھ دو، دوگانوں کا ایک سیٹ ترویحہ کہلاتا ہے۔ تراویح میں جملہ ۵ ترویحے ہیں۔ گویا اس کی جملہ بیس رکعتیں ہیں، (۲) یہ بیس رکعتیں حضرت عمرؓ کے زمانے سے آج تک اہتمام سے پڑھی جارہی ہیں، (۳) فرض نمازوں میں امام کو مختصر یا اوسط قرآن پڑھنے کا حکم ہے، لیکن تراویح میں طویل قرآن کی اجازت ہے کیوں کہ اس نماز کا بنیادی مقصد مکمل قرآن کا ترتیب سے پڑھنا اور سننا ہے، (۴) نماز تراویح، جہاں راتوں میں قیام جیسی عبادت کا موقع فراہم کرتی ہے وہاں "حافظ" اور "سامع" کے توسط سے ایک طرح سے قرآن کی حفاظت کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔

نوٹ: نماز تراویح کے لیے نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

Siddiqui Publications